13 ستمبر 2012ء

اسٹیٹ بینک نے اینٹی منی لانڈرنگ اور دہشت گردی کی فنانسنگ کی روک تھام کے ضوابط مزید جامع کر دیے

اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے کارپوریٹ/کمرشل بینکنگ کی موجودہ پروڈنشل ریگولیشنز M-1 تا M-5 میں ترمیم کر کے 'اینٹی منی لانڈرنگ اینڈ کمبیٹنگ دی فنانسنگ آف ٹیررزم (AML/CFT) ریگولیشنز' مزید جامع کر دیے ہیں۔

گو کہ بیشتر نئے ضوابط پہلے ہی نافذ العمل ہیں، ان میں سے بعض شرائط 31 اکتوبر 2012ء سے موثر ہوں گی۔ یہ ضوابط آج تمام بینکوں/ڈی ایف آئیز کو جاری کر دیے گئے تا کہ منی لانڈرنگ اور دہشت گردی کی فنانسنگ سے پیدا ہونے والے خطرات کو کم کرنے کے لئے بین الاقوامی معیارات کے مطابق جامع ضوابطی فریم ورک متعارف کرایا جا سکے۔

اے ایم ایل/سی ایف ٹی ضوابط خطرے پر مبنی طرزِ عمل کا ایک نظام فراہم کرتے ہیں جن کے تحت صارفین کی ہر متعلقہ خطرے کے لحاظ سے پروفائلنگ کی جائے گی۔ صارفین کا منظرنامے (سیناریو) پر مبنی رینکنگ کا ایک فریم ورک تیار کیا گیا ہے جو تعلقات کے دوران غیر معمولی رویے یا لین دین کا سراغ لگانے میں مدد کرے گا۔ ترمیم شدہ نظام ایک طرف تو شفاف بینکاری لین دین کو یقینی بنائے گا اور دوسری طرف ملک کو بین الاقوامی معیارات پر پورا اترنے کے قابل بنائے گا۔

مذکورہ ضوابط کے ذریعے پاکستان کے تناظر میں 'ریڈ الرٹس' کی ایک جامع فہرست کا نظام متعارف کرایا گیا ہے جو اکاؤنٹس اور لین دین کی چھان بین کرے گا تا کہ اس امر کو یقینی بنایا جا سکے کہ جرائم سے پیدا ہونے والی رقم بینکوں کے توسط سے منتقل نہ ہو۔

اکاؤنٹس کھولنے کے لیے دستاویزات کے حصول کے عمل میں درستی کے مسئلے سے نمٹنے کے لیے شناخت اور توثیق کی دستاویزات کی فہرست میں توسیع کی گئی ہے اور بینک اکاؤنٹ کھولنے کے لیے نادرا کی رسید/ٹوکن کو قابل قبول دستاویزات میں شامل کیا گیا ہے۔ اس طرح صارفین نادرا کی جاری کردہ کسی دستاویز بشمول کمپیوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈ، پاسپورٹ، نارا، پی او سی بلکہ نادرا کی رسید/ٹوکن جمع کرا کے بھی بینک اکاؤنٹ کھلوا سکیں گے۔ نئے ضوابط کے تحت بینکوں/ڈی ایف آئیز کے لیے لازمی ہے کہ کم از کم دس سال تک کا ریکارڈ اپنے پاس رکھیں۔

غیر قانونی لین دین کا سراغ لگانے کے لیے بینکوں/ڈی ایف آئیز کے لیے لازمی ہے کہ کبھی کبھار یا اتفاقیہ آنے والے ایسے صارفین سے کمپیوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈ کی نقل حاصل کریں جو ایک ملین روپے سے زیادہ کی لین دین کریں یا کسی بھی رقم کی آن لائن ٹرانسفر کریں۔ اب بینکوں/ڈی ایف آئیز کے لیے ضروری ہے کہ شہروں کے درمیان رقوم کی منتقلی کرتے وقت، جہاں رقم وصول کی جا رہی ہے (یعنی beneficiary end پر) صارفین کی تمام متعلقہ تفصیلات رکھیں اور فراہم کریں۔

وائر ٹرانسفر کی صورت میں آرڈر کرنے والے، بینیفیشری اور انٹرمیڈیئری اداروں کی واضح ذمہ داریاں بیان کی گئی ہیں جن پر بینکوں/ڈی ایف آئیز کو عمل کرنا ہوگا۔ یہ ضروری ہوگا کہ صارفین کے پروفائل خودکار لین دین مانیٹرنگ سوفٹ ویئر سے منسلک کیے جائیں تا کہ مشکوک لین دین/سرگرمیوں کی صورت میں الرٹس دیے جا سکیں۔

اے ایم ایل/سی ایف ٹی ضوابط میں مندرجہ ذیل شامل ہیں: اضافی و غیر ضروری امور کا اخراج، کمپلائنس فورم کے دوران بینکوں/ڈی ایف آئیز کی جانب سے بیان کردہ مشکلات سے نمٹنا، نئی پراڈکٹس اور خدمات کے خطرات کا جائزہ، ملازمین کو رکھتے وقت جانچ پڑتال، پروفائل میں ترمیم کرنے کی صورت میں صارف سے لازمی توثیق، ڈارمینسی (dormancy) کی مدت ایک سال مقرر کی گئی ہے۔

ضوابط کے تحت کاروباری تعلق استوار کرنے کے لیے ہر صارف کی شناخت کی جائے گی۔ بینک/ڈی ایف آئی صارفین کی شناختی دستاویزات کی متعلقہ حکام/دستاویز جاری کرنے والے ادارے سے اور جہاں ضروری ہوگا دیگر معتبر اور آزاد ذرائع سے توثیق کرائے گا اور تمام حوالہ جاتی دستاویزات کی نقول شناخت و توثیق کے لیے ریکارڈ میں رکھے گا۔ توثیق متعلقہ بینک/ڈی ایف آئی کی ذمہ داری ہوگی جس کے لیے صارف نہ تو ذمہ دار ہوگا اور نہ ہی اس توثیق کے اخراجات صارفین کو منتقل کیے جائیں گے۔

بینک/ڈی ایف آئیز نامعلوم اکاؤنٹس نہیں رکھ سکیں گے اور نہ ہی جعلی یا نمبرڈ اکاؤنٹس کھول سکیں گے۔ جوائنٹ اکاؤنٹس کی صورت میں تمام جوائنٹ اکاؤنٹ ہولڈرز پر سی ڈی ڈی اقدامات اس طرح لاگو کیے جائیں گے جیسے ان میں سے ہر ایک بینک/ڈی ایف آئی کا انفرادی صارف ہو۔

حکومتی اکاؤنٹس سرکاری اہلکاروں کے ذاتی نام سے نہیں کھولے جائیں گے۔ جو حکومتی اکاؤنٹ کسی وفاقی/صوبائی/لوکل گورنمنٹ کے افسر کو اپنی سرکاری حیثیت میں

چلاتا ہو، وہ صرف متعلقہ محکمے کے خصوصی ریزولیوشن/اتھارٹی، جس پر وزارت خزانہ یا متعلقہ حکومت کے فنانس ڈپارٹمنٹ کی توثیق موجود ہو، پیش کرنے پر کھولا جاسکے گا۔

بینک/ڈی ایف آئیز ممنوعہ اداروں اور افراد کو یا ان کو جو ایسے اداروں اور افراد سے وابستہ ہیں، کوئی بینکاری خدمات فراہم نہیں کریں گے، خواہ وہ ادارے یا افراد ممنوعہ نام سے کام کررہے ہوں یا کسی اور نام سے ۔ بینک/ڈی ایف آئیز کو چاہیے کہ وہ مستقل بنیادوں پر اپنے روابط کی نگرانی کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ ایسا کوئی تعلق موجود نہیں ہے۔ اگر ایسا کوئی بھی تعلق پایا جائے تو انہیں چاہیے کہ وہ فنانشل مانیٹرنگ یونٹ (ایف ایم یو) کو فوری طور پر اس کے بارے میں آگاہ کریں اور اس بارے میں دیگر اقدامات قانون کے مطابق کیے جائیں گے۔

این جی اوز/این پی اوز/خیراتی کھاتوں کے ضمن میں ترمیم شدہ ضوابط میں کہا گیا ہے کہ بینک/ترقیاتی مالی اداروں کو غیر سرکاری تنظیموں (این جی اوز)/ناٹ فار پرافٹ تنظیموں (این پی اوز) اور خیراتی اداروں کے ساتھ روابط استوار کرتے ہوئے اضافی ضروری مستعدی (due diligence) (بشمول سینئر مینجمنٹ کی منظوری) سے کام لینا چاہیے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ ان کھاتوں کو قانونی مقاصد کے لیے استعمال کیا جارہا ہے اور لین دین بیان کردہ مقاصد سے ہم آہنگ ہے۔

اسٹیٹ بینک نے خطرے پر مبنی طرزِ فکر کے متعلق اے ایم ایل/سی ایف ٹی کی گائیڈ لائنز بھی جاری کی ہیں تاکہ بینک اپنے خطرے پر مبنی طرزِ فکر (RBA) کو مزید بہتر بناسکیں۔ ان گائیڈ لائنز میں زور دیا گیا ہے کہ بینک/ڈی ایف آئیز اندرونی منی لانڈرنگ اور دہشت گردی کی فنانسنگ کے خطرات کی جانچ (اپنے صارفین، مصنوعات، خدمات، لین دین کے چینلز اور جغرافیائی علاقوں) کرسکتے ہیں، اس مقصد سے کہ وہ اپنی پالیسیاں اور طریقے وضع کرسکیں تاکہ جاری بنیادوں پر ایسے معاملات کی شناخت، جانچ، انتظام اور متعلقہ خطرات کو زائل کیا جاسکے۔ یہ ہمیشہ مناسب ہوتا ہے کہ ایم ایل/ایف ٹی کے خطرات کو روکنے کے اقدامات شناخت شدہ خطرات کے مؤثر ازالے سے ہم آہنگ ہوں۔

گائیڈ لائنز میں سفارش کی گئی ہے کہ ایک ایسی میٹرکس (matrix) وضع کی جائے جس میں دو جہتوں (dimensions) پر امکانات اور اثرات/نتائج دیے گئے ہوں اور خطرات کی پست، درمیانی، بلند یا کسی اور پیمانے پر درجہ بندی کی گئی ہو۔ یہاں یہ ذکر برمحل ہے کہ خطرات کے درست تعین کے بغیر یہ فیصلہ کرنا مشکل ہوسکتا ہے کہ کونسے صارف کے ضمن میں عمومی ضروری مستعدی (simplified due diligence) یا غیر معمولی ضروری مستعدی (enhanced due diligence) کی ضرورت ہے۔

واضح رہے کہ یہ ضوابط اے ایم ایل ایکٹ 2010ء کے تقاضوں، اس کے تحت جاری کردہ کسی قواعد وضوابط، یا بینکوں/ترقیاتی مالی اداروں کی جانب سے ان کی داخلی/گروپ پالیسیوں کے مطابق کیے گئے کسی اقدام، بازل کے بنیادی اصولوں، فنانشل ایکشن ٹاسک فورس کی سفارشات یا کسی بھی عالمی ادارے کی جانب سے مقرر کردہ کسی بھی دیگر اے ایم ایل/سی ایف ٹی معیارات کے منافی نہیں ہیں بلکہ ان میں اضافہ ہیں۔ یہ بات آج تمام بینکوں/ڈی ایف آئیز کے صدور/چیف ایگزیکٹوز کو جاری کردہ بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 2 میں کہی گئی ہے۔

(خطرے سے متعلق اقدامات پر مبنی نئے اے ایم ایل/سی ایف ٹی ضوابط اور نئی اے ایم ایل/سی ایف ٹی گائیڈ لائنز کا مکمل متن اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ www.sbp.org.pk پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔)

[.☆☆☆]